

*** تقریر ***

سوشل میڈیا کا استعمال اور لجنہ کی ذمہ داریاں

پیاری بہنو! آج مجھے سوشل میڈیا کے استعمال اور لجنہ کی ذمہ داریوں پر گفتگو کرنی ہے۔

آج کے سائنس، انفارمیشن اور ٹیکنالوجی کے دور میں انسان نے دماغ کو استعمال میں لا کر اپنی سہولت اور آسائش کی خاطر ایسی ایجادات کر لی ہیں کہ ایک بٹن دبانے سے یہ تمام سہولتیں ایک باندی کی طرح ہاتھ باندھ کر انسان کے سامنے آکھڑی ہوتی ہیں۔ جہاں ان سہولتوں نے انسان کے لئے زندگی کا سفر آسان کر دیا ہے وہاں ان کے غلط، بے جا اور ضرورت سے زیادہ استعمال نے انسان کی جسمانی اور روحانی صحت جیسے اخلاقیات پر تیر کا کام کیا ہے۔

ہم مثال کے طور پر الیکٹرانک مصنوعات کو پیش کر سکتے ہیں۔ جن کی ایجاد سے انسان کو بے پناہ سہولتیں ملی ہیں مگر وہ انسان کی مادی صحت کے ساتھ ساتھ اخلاقیات اور روحانیت کو تباہ کر رہی ہیں۔ ان میں سے ایک موبائل فون ہے۔ وائی فائی اور انٹرنیٹ ہے۔ گوگل اور فیس بک جیسے مہلک ہتھیار ہیں جو ایک انسان کو دیکھ کی طرح چاٹ رہے ہیں ان سب کے مجموعے کو سوشل میڈیا کا نام دیا گیا ہے۔ ان تمام کی ایجاد نے پوری دنیا کو ”گلوبل ویلج“ بنا دیا ہے۔ آپ اپنے کمرے میں بیٹھے پوری دنیا میں جہاں چاہیں، جب چاہیں، جس سے چاہیں فوراً اپنے عزیز واقارب سے رابطہ کر سکتے ہیں۔ دوسروں کی خیریت اور حال احوال دریافت کر سکتے ہیں اور اپنی خیریت سے مطلع بھی کر سکتے ہیں۔

اس مادی آرام اور سہولت کے ساتھ ساتھ اس ایجاد نے انسان کی ذہنی مصروفیات میں بے پناہ اضافہ کر دیا ہے اور بسا اوقات انسان اپنے موبائل سیٹ میں یا اس کے فنکشنز اور اپنے دیگر Gadgets میں اس قدر گم ہوتا ہے کہ ساتھ بیٹھے آدمی کو وقت بھی نہیں دے پا رہا ہوتا۔ بلکہ آج کل ایک لطیفہ واٹس ایپ پر گردش کر رہا ہے کہ ایک آدمی اپنے موبائل میں گم پڑوسی کے گھر داخل ہو کر کھانا طلب کرتا ہے ادھر پڑوسن اپنے موبائل میں گم بغیر دیکھے اپنا خاوند سمجھتے ہوئے پوچھتی ہے کہ آپ دفتر سے جلدی آگئے۔ ابھی یہ دونوں میں مکالمہ چل رہا تھا کہ گھر کا اصل مالک اپنے موبائل پر چیٹنگ کرتا گھر میں داخل ہوتا اور اپنے پڑوسی کو گھر میں پا کر فوراً sorry بولتا اور یہ کہتا اپنے ہی گھر سے باہر چلا جاتا ہے کہ یہ تو پڑوسی کا گھر لگتا ہے۔

سامع! الغرض یہ ہم لوگوں نے اس کو عادت ہی بنا لیا ہے اور یہ ہمارے لوگوں میں اتنا رچ بس گیا ہے کہ جب بھی ہم گھر سے باہر جانے لگتے ہیں تو جس طرح مرد حضرات اپنے Wallets کو ساتھ رکھنا ضروری سمجھتے ہیں وہاں موبائل فون پر فوراً ہاتھ پڑتا ہے۔ خواتین باہر جانے کے لئے اپنے پرس کو جب پکڑتی ہیں تو فوراً موبائل کی طرف بھی دھیان جاتا ہے۔ اسی طرح طالب علم جب اسکول یا کالج جانے کے لئے کتب و کتابیاں اکٹھی کر رہا ہوتا ہے تو اپنے موبائل فون سیٹ کو بھی اپنی کتب کا حصہ سمجھتے ہوئے پہلے ان کو ساتھ رکھتا ہے۔ حتیٰ کہ انسان اور موبائل کا ایک ایسا رشتہ قائم ہو گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرنے کے لیے جب وضو کر کے ٹوپی کو پکڑتا ہے تو ساتھ ہی موبائل کو جیب میں ڈالتا ہے اور بسا اوقات اُسے Silent کرنا بھی بھول جاتا ہے اور نماز کے دوران ہی جب وہ اس دنیا سے منقطع ہو کر اپنے خالق حقیقی کے دربار میں پہنچا ہوتا ہے موبائل بول اٹھتا ہے اور اگر نماز باجماعت ادا ہو رہی ہو تو اپنی نماز کے علاوہ دیگر نمازیوں کی نماز میں بھی خلل واقع ہوتا ہے۔ جبکہ ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر نوجوانوں کو توجہ دلائی تھی کہ بیوت الذکر میں آتے وقت اپنے موبائل فون گھر چھوڑ کر آیا کریں۔

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک موقع پر فرمایا کہ:

”نمازوں کے دوران اپنے موبائل فون بند رکھیں۔ بعضوں کو عادت ہوتی ہے کہ فون۔ لے کر نمازوں پر آجاتے ہیں اور پھر جب گھنٹیاں بجنا شروع ہوتی ہیں تو بالکل توجہ بٹ جاتی ہے نماز سے۔“

پیاری بہنو! آج وقت کی رعایت سے میں سوشل میڈیا میں سے موبائل فون کے ہی نقصانات اور فوائد پر روشنی ڈالوں گی۔ نقصانات میں سے پہلے جسمانی صحت کے حوالہ سے جو نقصان ہیں ان کا ذکر کروں گی۔ اخبارات، رسائل اور جرائد کا اگر مطالعہ کریں تو نئی تحقیق کے مطابق فون کے زیادہ استعمال سے اس کی ریڈیائی شعاعیں کانوں پر بد اثرات ڈالتی ہیں۔ دل کے مریضوں کے لئے اس کا زیادہ استعمال مناسب نہیں اور یہ دماغی کینسر کا بھی موجب بنتا ہے۔ وغیرہ وغیرہ۔

پیاری بہنو! موبائل فون سے جہاں تک شعاعیں (Rays) اور لہریں (Waves) نکلنے کا تعلق ہے یہ وہی شعاعیں ہیں جو مائیکروویو میں کھانا گرم کرتے وقت نکلتی ہیں اور یہ بات ثابت شدہ امر ہے کہ مائیکروویو کی شعاعوں کی وجہ سے اس برتن کو اس کی گرمائی کی وجہ سے ہاتھ نہیں لگتا جس میں کھانا گرم کیا جاتا ہے۔ بعینہ موبائل فون سے نکلنے والی شعاعیں جسم کی حیات کے درجہ حرارت کو بڑھا دیتی ہیں۔ انسان کے سر میں گرمی کی اثرات بڑھ جاتے ہیں اور اس کے ساتھ خون کا دباؤ بھی بڑھنے لگتا ہے۔ چونکہ انسان کے سر کے بعض حصے باقی حصوں سے زیادہ حساس ہوتے ہیں اس لئے درجہ حرارت کے بڑھنے سے وہ زیادہ متاثر ہوتے ہیں جیسے Nerve Fiber وغیرہ۔ ایک تحقیق کے مطابق پانچ منٹ سے زائد لگاتار فون استعمال کرنے سے انسانی خلیوں میں درجہ حرارت اتنا بڑھ جاتا ہے کہ اس کی وجہ سے سردرد، متلی، بے قاعدگی، ذہنی تناؤ، دل کا دھڑکنا، نظام انہضام کی خرابی کے ساتھ ساتھ یادداشت بھی متاثر ہو سکتی ہے۔ نیز سر کی جلد پر جلن یا خارش بھی محسوس ہوتی ہے الغرض ذہنی دباؤ بڑھ جاتا ہے اور مختلف عوارض جنم لیتے ہیں۔

سامعات! موبائل فون سے نکلنے والی تیز شعاعیں جہاں جسم کے دوسرے حصوں پر اثر انداز ہو رہی ہوتی ہیں وہاں حس سماعت بھی متاثر ہوتی ہے۔ جو لوگ موسیقی کو جنون کی حد تک پسند کرتے ہیں یا واک مین کے ذریعہ موسیقی کثرت سے سنتے ہیں ان کی حس سماعت متاثر ہونے کے مواقع بڑھ جاتے ہیں ایسے افراد جن کا ٹاک ٹائم کم ہو وہ ان بیماریوں سے محفوظ رہتے ہیں۔ موبائل کی شعاعیں موبائل کی ساخت پر منحصر ہیں موبائل جتنے زیادہ فنکشنز والا یا پیچیدہ ساخت کا ہو گا اتنی ہی زیادہ شعاعیں اس میں سے خارج ہوں گی۔ کہا جاتا ہے کہ جن لوگوں کا موبائل فون پر گفتگو کا دورانیہ دن بھر میں آٹھ گھنٹوں سے زائد ہو وہ جلد ہی اس کے مضر اثرات کا شکار ہونے لگتے ہیں اور موبائل فون کے سبب سے ہونے والے سرطان کی شرح پانچ فیصد سے زائد ہے۔ برطانوی ریسرچ کے مطابق 10 سال تک انسان کے قوی فون کا کثرت سے استعمال برداشت کر جاتے ہیں مگر اس کے بعد فون کا دیر تک استعمال بیماری کے خطرے کو بڑھا دیتا ہے اور بہرہ پن کے اثرات ظاہر ہونے شروع ہو جاتے ہیں یا ایک کان میں شور سنائی دینے لگتا ہے۔

یہ اوپر بیان کیا جا چکا ہے کہ موبائل فون کی شعاعیں انسانی خلیوں کو نقصان پہنچاتی ہیں اور چونکہ دماغ کچھ حصہ موبائل فون کی مائیکروویو شعاعوں کے براہ راست سامنے ہوتا ہے اس لئے اس حصہ کے متاثر ہونے کے خطرات بڑھ جاتے ہیں۔ سویڈش ریسرچرز نے اس امر کا تجربہ چاہا کہ دو گھنٹے تک ان کو جب مائیکروویو شعاعوں میں رکھا گیا تو ان کے دماغ کے ان خلیوں میں توڑ پھوڑ کا عمل دیکھا گیا جو یادداشت سیکھنے کے عمل اور نقل و حرکت سے تعلق رکھتے ہیں۔

سامعات! ایک تحقیق کے مطابق موبائل فون کے استعمال سے بلڈ پریشر کا بھی بڑھ جانے کا احتمال رہتا ہے اور اگر آدھ گھنٹہ سے زائد موبائل فون کا استعمال کیا جائے تو الیکٹرو میگنیٹنگ فیلڈ موبائل فون سے پیدا ہوتی ہیں جس کی وجہ سے بلڈ پریشر میں اضافہ ہو جاتا ہے اور یہ اضافہ کسی شخص کو سڑوک یا دل کے حملے کے لئے بھی کافی ہوتا ہے۔

بلڈ پریشر کے بڑھنے کی ایک وجہ یہ بھی ہے کہ موبائل کی موجودگی میں انسان کو سکون میسر نہیں۔ باوجود اکیلا اور تنہا ہونے کے کسی وقت اس کے سیٹ سے آواز آنے لگے تو اسے اس کا جواب دینا پڑتا ہے چاہے رات ہی کا وقت کیوں نہ ہو اور یوں اس کی نیند پوری نہیں ہو پاتی اور یہ بے آرامی جسم میں تناؤ کا باعث بنتی ہے جو بلڈ پریشر کے بڑھنے پر متبج ہوتی ہے۔

پیاری بہنو! ہر چیز کے دو پہلو ہوتے ہیں ایک مثبت اور ایک منفی یقیناً موبائل فون بھی اس قانون کی زد میں ہے اور لاتعداد فوائد کے باوجود یہ اپنے اندر اس قدر بھیانک نقصانات لئے ہوئے ہے کہ الامان والحفیظ۔

اس کے نقصانات کا ایک اہم پہلو اخلاقی قدروں کا بڑی تیزی سے گرنا بھی ہے۔ اس کے ذریعہ ایک طرف دنیا ”گلوبل ویلج“ بن گئی ہے اور دوسری طرف، رشتہ داروں کی دُوریوں کو سمیٹ کر رکھ دیا ہے۔ مگر دوسری طرف انسان آدم بیزار سا ہو کر رہ گیا ہے۔ گھر میں بیٹھا انسان بالخصوص نوجوان اپنے موبائل سیٹ سے کھلتا رہے گا۔ SMS یا WhatsApp میج بھیجنے میں مصروف نظر آئے گا اور گھر میں بسنے والے دیگر افراد سے بات کرنا گوارا نہ کرے گا۔ اگر ماں کوئی کام کہہ دے تو بوجھل دل کے ساتھ کرنے کے لئے قدم آگے بڑھائے گا اور یوں معاشرہ عدم اطاعت، عدم تعاون اور عدم مودت کا شکار بھی ہو رہا ہے۔

معزز سامعین! ہمارے معاشرے میں یہ رواج راہ پا گیا ہے کہ والدین محض اپنی بڑائی ظاہر کرنے کے لئے اور اپنے اسٹیٹس کا اظہار کرنے کے لئے اپنے teenage بچوں اور بچیوں کو موبائل سیٹ خرید دیتے ہیں اور بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ امیر لوگ اپنے چھوٹے بچوں کو کھلونوں کی جگہ موبائل فون خرید کر دیتے ہیں۔ ذرا تصور کریں کہ وہ اپنے بچوں کو کیا پیغام دینا چاہتے ہیں۔ جو فوائد کی جگہ نقصان پر مبنی ہو تا ہے۔ بچوں کے مطالبے تو نا سمجھی کے باعث ہوتے ہیں والدین ان کو اس کا عادی نہ بنائیں کہ وہ ضد اور خود مختاری کو انتہا تک پہنچادیں اور جب جوان ہوں تو والدین ان کے سامنے اُف تک نہ کر سکیں۔ اگر ہر کام، ہر قول، ہر فعل وقت کی مناسبت سے ہو اور حدود میں رہ کر کیا جائے تو یقیناً والدین اور اولاد دونوں کی سکون، باہمی محبت و احترام اور شفقت کے سایہ تلے پُر امن اور پُر وقار زندگیاں گزرتی ہیں لہذا والدین کو چاہئے کہ بچوں کو چھوٹی عمر میں موبائل سیٹ خرید کر دینے سے پرہیز کریں۔ بچہ اس عمر میں کچا ذہن رکھتا ہے اور کمپنیوں کے نئے نئے سٹے پیکیجز دیکھ کر فوراً انہیں اپنانے کی کوشش کرتا ہے۔ یہی پیکیجز روحانی اور اخلاقی تباہی کا باعث بن رہے ہوتے ہیں۔

سامعین! یہاں میں یہ بھی بتاتی چلوں کہ چھوٹی عمر میں فون کا استعمال جسمانی صحت کے لئے بھی زیادہ نقصان دہ ہے چونکہ یہ عمر نشوونما کی ہوتی ہے اور توانائی کی تیز شعاعیں بڑھنے اور پھلنے پھولنے والے دماغ پر اثر انداز ہوتی ہیں۔ ان امور کو مد نظر رکھ کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

”آج کل یورپ میں موبائل فون پر SMS کا بڑا رواج ہے۔ خصوصاً تیرہ چودہ سال کی عمر کے ہر بچے نے فون ہاتھ میں رکھا ہوتا ہے اور ٹیکسٹ کر رہے ہوتے ہیں۔ آہستہ آہستہ پھر یہ دوستیاں بڑھتی چلی جاتی ہیں، اس سے بھی بچنے کی کوشش کریں۔ آہستہ آہستہ یہ چیزیں انسان کو لغویات کی طرف لے جاتی ہیں۔“

(مشعل راہ جلد 5 حصہ چہارم صفحہ 48)

SMS کے حوالے سے کمپنیاں آئے دن نئے اور سستے پیکیج متعارف کرواتے رہتی ہیں اور جس کی وجہ سے خطوط کی جگہ میسجز (Messages) نے لے لی ہے اور اتنی کثرت سے SMS ہو رہے ہیں کہ ایک اخباری رپورٹ کے مطابق کچھ سال پہلے پاکستانی عوام نے ایک ارب 20 کروڑ جیسی ایک خطیر رقم صرف SMS پر خرچ کر دی اور روز بروز یہ چیز بڑھ رہی ہے اور نوجوانوں نے اپنے دوستوں اور عزیزوں کے موبائل فونز کی فہرست بنا رکھی ہے اور ایک میسج لکھ کر اپنے موبائل سیٹ کو ایک دفعہ میں تمام عزیز دوست جاننے والوں کے نام کمانڈ دے دیتے ہیں اور ایک ایک کر کے یہ پیغام تمام کو پہنچ رہا ہوتا ہے اور SMS کلچر کی بدولت غیر اخلاقی SMS کو فروغ ملا ہے جو نوجوانوں کے اخلاق کو بُری طرح سے تباہ کرنے کا ایک ذریعہ ہے۔ ان کی عادتوں کو بُری طرح بگاڑ رہا ہے۔ جھوٹ، فریب کاری کے رجحان میں اضافہ ہوا ہے۔ لڑکے لڑکیاں بن کر لڑکیوں کو میسجز کرنے لگے ہیں۔ نشے کی حد تک یہ بات نوجوانوں میں بڑھ رہی ہے۔ طالب علم جو کلاس روم میں بیٹھے لیکچر سننے کی بجائے میسجز بھجوانے میں مصروف ہوتے ہیں اور وقت کے ضیاع کے ساتھ ساتھ ان کے اخلاق بھی تباہ ہو رہے ہیں۔ ایسی ہی بہت سی خرافات فیس بک اور واٹس ایپ پر بھی جاری ہیں۔

پیاری بہنو! حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے ایک خطبہ میں نوجوان بچیوں کو خطبہ کے دوران Message بھیجنے سے منع کرتے ہوئے فرمایا تھا:

”گزشتہ جمعہ کی یہاں کی رپورٹ مجھے ملی کہ بعض بچیاں خطبہ کے دوران اپنے اپنے موبائل پر یا تو ٹیکسٹ میسجز (Text Messages) بھیج رہی تھیں اور یا باتیں کر رہی تھیں اور اس طرح دوسروں کا خطبہ جمعہ بھی خراب کر رہی تھیں جو وہ سن نہیں سکیں۔ یہی شکایت بعض چھوٹے بچوں کے بارے میں آتی ہے۔ آجکل ہر ایک کو ماں باپ نے موبائل پکڑا دیئے ہیں۔ حکم تو یہ ہے کہ اگر خطبہ کے دوران کوئی بات کرے اور اسے روکنا ہو تو ہاتھ کے اشارے سے روکو کیونکہ خطبہ بھی نماز کا حصہ ہے۔ یہ بظاہر چھوٹی باتیں ہیں لیکن بڑی اہمیت کی حامل ہیں اس لئے ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ اگر کسی نے اتنی ضروری پیغام رسانی کرنی ہے یا فون کرنا ہے کہ جمعہ کے تقدس کا بھی احساس نہیں اور مسجد کے تقدس کا بھی احساس نہیں تو پھر گھر بیٹھنا چاہئے۔ دوسروں کو ڈسٹرب نہیں کرنا چاہئے۔ عورتوں کا گھر میں نماز پڑھنا اس بات سے زیادہ بہتر ہے کہ مسجد آکر دوسروں کی نمازیں خراب کی جائیں۔“

(خطبات مسرور جلد 5 صفحہ 150)

پھر ایک اور موقع پر فرمایا:

”آج کل Text Message کا رواج چل نکلا ہے یہ بھی سوائے جاننے والوں کے کہیں نہیں ہونا چاہیے بعض اوقات سہیلیاں آگے نمبر دے دیتی ہیں اس لئے اس امر کی طرف بھی توجہ کی ضرورت ہے۔“

(الفضل انٹرنیشنل 7 جولائی تا 13 جولائی 2006ء صفحہ 10 کالم 2)

بعض ملکوں میں عموماً اور ایشیا کے ترقی پذیر ممالک میں خصوصاً Tweet اور Re-Tweet کرنے کا رواج زور پکڑ رہا ہے۔ غور کریں تو ان میں زیادہ تر غیر ضروری ٹویٹ ہوتے ہیں۔ لوگ بغیر سوچے سمجھے ان کو Re-Tweet کر دیتے ہیں۔ اس طرح نہ صرف وقت کا ضیاع ہوتا ہے بلکہ بعض اوقات اس ٹویٹ سے اختلاف رکھنے والے میدان میں اتر آتے ہیں اور ایک لالچنی بحث کا آغاز ہو جاتا ہے جس میں اکثر اخلاق، آداب گفتگو اور حیا کے پہلوں کو یکسر فراموش کر دیا جاتا ہے۔ ایسی لغویات سے ہمیشہ بچنا چاہیے۔

قرآن کریم نے مومنین کی جو صفات بیان فرمائی ہیں ان میں الذِّیْنَ هُمْ عَنِ اللَّغْوِ مُعَصِّمُونَ (المؤمنون: 4) بھی فرمایا ہے کہ وہ جو لغو سے اعراض کرنے والے ہیں۔

بعض لوگوں نے موبائل فون کا اچھا اور خوبصورت استعمال بھی کیا ہے۔ عیدین اور دیگر خوشی کے مواقع پر دعاؤں بھری مبارکبادیں ارسال کرتے ہیں۔ کسی کی وفات یا بیماری پر عیادت کر لیتے ہیں۔ جماعت احمدیہ میں بعض نوجوانوں کو میں نے دیکھا ہے کہ حضرت صاحب کے خطبہ کو چند فقرات میں لکھ کر اپنے دوستوں کو بھجوا دیتے ہیں۔ کوئی قرآنی حکم بھجوا یا جاسکتا ہے۔ اگر کوئی اہم Event ہو تو اس کی اطلاع کر دیتے ہیں۔ یہ ایک اچھا خوشکن اقدام ہے اور یوں احباب جماعت میں کمیونیکیشن گپ نہیں آتا اور ہر فرد جماعت رابطے میں رہتا ہے۔

آج کل کے موبائل سیٹس میں ایسے فنکشنز آگئے ہیں کہ میموری فنکشن اور ریکارڈنگ سسٹم کے ذریعہ قرآن مکمل باترجمہ Feed کیا جاسکتا ہے۔ صحاح ستہ کی تمام کتب اس میں ریکارڈ ہو سکتی ہیں نیز جماعت احمدیہ اور خلافت کے حوالہ سے نظموں کو محفوظ کر کے لطف اندوز ہو جاسکتا ہے۔ اپنے دفتر میں، دوران سفر آپ MTA سن اور دیکھ سکتے ہیں۔ اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ کا خطبہ Live بھی سن سکتے ہیں۔ جماعتی اجلاسات و میٹنگ کی اطلاع SMS کے ذریعہ بھجوائی جاسکتی ہیں اور یوں جو اندیشے اور خطرات موبائل فون کے ساتھ ساتھ جڑے ہوئے ہیں۔ اپنے اس سیٹ کو خدا اور اس کے رسول کے تابع کر کے خطوات الشیاطین پر چلنے سے محفوظ رہا جاسکتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی آمد کا مقصد بھی خدا تعالیٰ کی حکومت کو دنیا میں قائم کرنا اور شیطان کی حکومت کو دنیا سے مٹا کر ایک نئی زمین اور نیا آسمان بنانا ہے۔

سامعین! ہم پر لازم ہے کہ اللہ تعالیٰ کی حکومت کو قائم اور مستحکم کرنے کے لئے اپنی سمتوں کو درست کریں اور الیکٹرانک مصنوعات کے نقصانات اور ان کے منفی اثرات سے اپنے آپ کو اور اپنی نسلوں کو بچانے کے لئے بھرپور سعی کریں اور اپنے امام ہمام حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے تمام فرمودات اور نصائح کو حرز جان بنائیں اور لغویات سے اپنے آپ کو دور رکھیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ تربیتی مسائل کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

”لجنہ کے پاس تو ایک آسانی ہے گھروں میں جاسکتی ہیں۔ ایک ایسی ٹیم بنائیں جو قابل اعتبار ممبرات پر مشتمل ہو بعض تربیتی مسائل اٹھ رہے ہیں جن کا آپ لوگوں کو پتہ ہی نہیں چلتا۔ ایسی ٹیم یہ جائزہ بھی لے لے۔ Internet پر رابطے، فون پر رابطے، PCO وغیرہ یہ سب جگہیں ذہن میں ہونی چاہئیں۔ لڑکیاں ٹیوشن کے لئے اکیلی نہ جائیں۔ جہاں اکٹھے ٹیوشن سنٹر ہوں وہاں نہ جائیں۔ ایسے سنٹر اگر پتہ لگیں تو خدام الاحمدیہ اور صدر عمومی کے علم میں لا کر اصلاح کی کوشش کریں۔ برقعوں میں حد سے زیادہ فیشن کے رجحان کو بھی کم کریں۔“

پھر ایک اور مقام پر اس کے مضر پہلوؤں سے بچنے کی طرف یوں توجہ دلائی:

”علم میں اضافے کے لئے انٹرنیٹ کی ایجاد کو استعمال کریں۔ یہ نہیں ہے کہ یا اعتراض والی ویب سائٹس تلاش کرتے رہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھ کر مستقل باتیں کرتے رہیں۔ آجکل چیٹنگ (Chatting) جسے کہتے ہیں۔ بعض دفعہ یہ چیٹنگ مجلسوں کی شکل اختیار کر جاتی ہے۔ اس میں بھی پھر لوگوں پر الزام تراشیاں بھی ہو رہی ہوتی ہیں، لوگوں کا مذاق بھی اڑایا جا رہا ہوتا ہے تو یہ بھی ایک وسیع پیمانے پر مجلس کی ایک شکل بن چکی ہے اس لئے اس سے بھی بچنا چاہئے۔“

(خطبات مسرور جلد 2 صفحہ 595)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو سوشل میڈیا کے غلط اثرات سے محفوظ رکھے اور اسلام کی حقیقی تعلیم پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ آمین

طالب دعا

(زکیہ فردوس کوئل۔ برطانیہ)

